فرماتی ہے وَیَھْدِیَکَ صِرَاطاً مُّسْتَقِیْماً ہمیں بھی حکم ہوا کہ عرض کرو، اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ. ہمیں سیدھی راہ دکھا اور حضور کو بھی فرمایا وَیَھْدِیَکَ صِرَاطاً مُّسْتَقِیْماً. اے محبوب ہم نے تمہارے لیے فتح مبین اس لیے کی ہے کہ تمہیں سیدھی راہ بتائیں، صراط مستقیم دو طرح کی ہوتی ہے، ایک تو یہ کہ سیدھی چلی گئی ہے جس میں پیچ وخم نہیں مگر واسطہ کی ضرورت ہے کہ بغیر واسطہ نہیں پہنچ سکتا اور دوسری یہ کہ اٹھا اور سیدھا مقصود تک پہنچا، پہلی اور انبیا اور دوسری صرف محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے ہے۔ مطلب یہ کہ اے محبوب بس اٹھو اور مجھ تک چلے آؤ، تمہیں کسی توسل کی حاجت نہیں سب کے لیے وسیلہ تم ہو تمہارے لیے کون وسیلہ ہو فلہٰذا حضور اقدس کے اسمائے طیبہ سے ہے صاحب الوسیلۃ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ واسطہ اگر حضور کے لیے بھی مانا جائے تو دور لازم آئے اس لیے کہ جو واسطہ ہوگا کامل ہوگا ناقص نہ ہوگا اور جب کامل ہوگا تو کمال وجود پر متفرع ہے اور وجود عالم حضور کے وجود اقدس پر موقوف تو خلاصۂ اعتقاد شان رسالت میں یہ ہے کہ مرتبہ وجود میں صرف اللہ عزوجل ہے باقی سب ظلال اور مرتبہ ایجاد میں صرف حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں باقی سب عکس و پرتو، توحیدیں دو ہیں، ایک توحید الٰہی کہ اللہ ایک ہے، ذات وصفات واسما وافعال واحکام وسلطنت کسی بات میں اس کا کوئی شریک نہیں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ. لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ. ھَلْ تَعْلَمُ لَہٗ سَمِیًّا. ھَلْ مِنْ خَالِقٍ غَیْرُ اللّٰہِ. وَلَا یُشْرِکُ فِیْ حُکْمِہٖ اَحَداً. وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ شَرِیْکٌ فِی الْمُلْکِ. اور دوسری توحید رسول کہ حضور اپنے جمیع صفات کمالیہ میں تمام عالم سے متفرد ہیں۔

مُنَزَّہٌ عَنْ شَرِیْکٍ فِیْ مَحَاسِنِہٖ
فَجَوْھَرُ الْحُسْنِ فِیْہِ غَیْرُ مُنْقَسِمٖ

خلاصہ ایمان یہ ہے محقق دہلوی فرماتے ہیں۔

مخواں اورا خدا از بہر حفظ شرع وپاس دیں
دگر ہر وصف کش میخواہی اندر مدحش املا کن

اس اجمال کی ان اوراق میں گنجائش نہیں رکھتی۔

سوال (ب) بارہ سال سے کمسن بچے کے ساتھ بھی وہی سلوک ہوتا ہے جو بڑوں سے ہوتا ہے یا کچھ رعایت ملتی ہے۔

جواب: مومنوں کے نابالغ بچے جنت میں اور ایسا ہی کفار کے بھی بقول بعض قیام پذیر ہوتے ہیں۔

سوال (ج) کیا یہ درست ہے کہ جہاں آدمی مرتا ہے وہاں چالیس دن تک رُوح آتی ہے۔

جواب: رُوح کا آنا تو نہیں البتہ ایک گونہ تعلق اور لگاؤ خاص طور پر رہتا ہے۔ اِسی جواب سے سوال چہارم کا جواب بھی سمجھ لیویں۔ الحمدللہ کہ جانبین میں خیریت ہے۔ والسلام

العبد الملتجی والمشتکی الی اللہ المدعو بمہر علی شاہ بقلم خود از گولڑہ

مکتوب نمبر ۲۴۴

۲۲ محرم الحرام ۱۳۴۴ھ

مخلصی فی اللہ مولوی تاج الدین صاحب حفظکم اللہ تعالےٰ

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ۔ محبت نامہ کاشفِ مافیہا ہوا۔ مخلصا اتنا تو علماء ظواہر میں سے ہر کوئی جانتا ہے کہ علم غیب بالذات علام الغیوب کا خاصہ ہے اور انبیاء و اولیاء علیہم السلام کو بالواسطہ ہوتا ہے۔ (لایعلم من فی السمٰوٰت والارض الغیب الا اللہ۔ جملہ اولیٰ پر اور فلا یظھر علی غیبہٖ احداً الامن ارتضٰی من رسول) قضیہ ثانیہ پر ناطق ہے۔ اس باب میں لسان حقیقت کا بیان جو بمدارج برتر ہے عقل وقیاس سے بغیر تعلم کتب مدوّنہ مالک مقام احدیۃ الجمع ناممکن ہے جس کے حصول کے لئے کم ازکم ایک ہفتہ آپ کو سفر کرنا پڑے گا۔ والسلام۔ والحمدللہ اولاً وآخراً والصلوٰۃ والسلام منہ باطناً علیہ ظاہراً وآلہٖ وصحبہٖ اجمعین۔

دستخط قدس نسط حضرت قبلہ عالم صاحب بقلم خود

مکتوب ۲۴۵

مہربان من حکیم شمس الدین صاحب حفظک اللہ تعالےٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ عنایت نامہ کاشفِ مافیہا ہوا۔ آپ تحریر فرماتے ہیں کہ اس وقت آپ خُدا سے دُعا کریں کہ فیصلہ ترکوں کے حق میں ہو۔ پہلے عنایت نامجات میں دُعا کو بے معنی اور لاشے قرار دیا گیا تھا اور آخری عنایت نامہ میں دُعا سے آویزش موجب تعجب ہے۔ آپ لکھتے ہیں کہ جو کچھ آپ کو کرنا چاہیئے تھا اور نہایت آسان تھا۔ اس کا وقت گزر چکا ہے۔ الخ

ایسے فقرات کے متعلق گفت گو ملاقات پر رہنے دیجئے۔ آپ خواہ کچھ سمجھیں اور خواہ ہم اِس قابل نہیں مگر ہم بلحاظِ اخوت اسلامی وحق صحبت سالہا گزشتہ آپ کے بہی خواہی میں قاصر نہ ہونگے۔ اور ہمیں کب یہ دعوے تھا کہ ہم ایسے ہیں اور ایسے! اور ہم نے کب آپ کو پنجاب میں بلانے کی تکلیف دی تھی۔ وہی لایا جس کے ہاتھ میں ملکوت کل شئے ہے۔ وہی صراط مستقیم پر چلنے کی

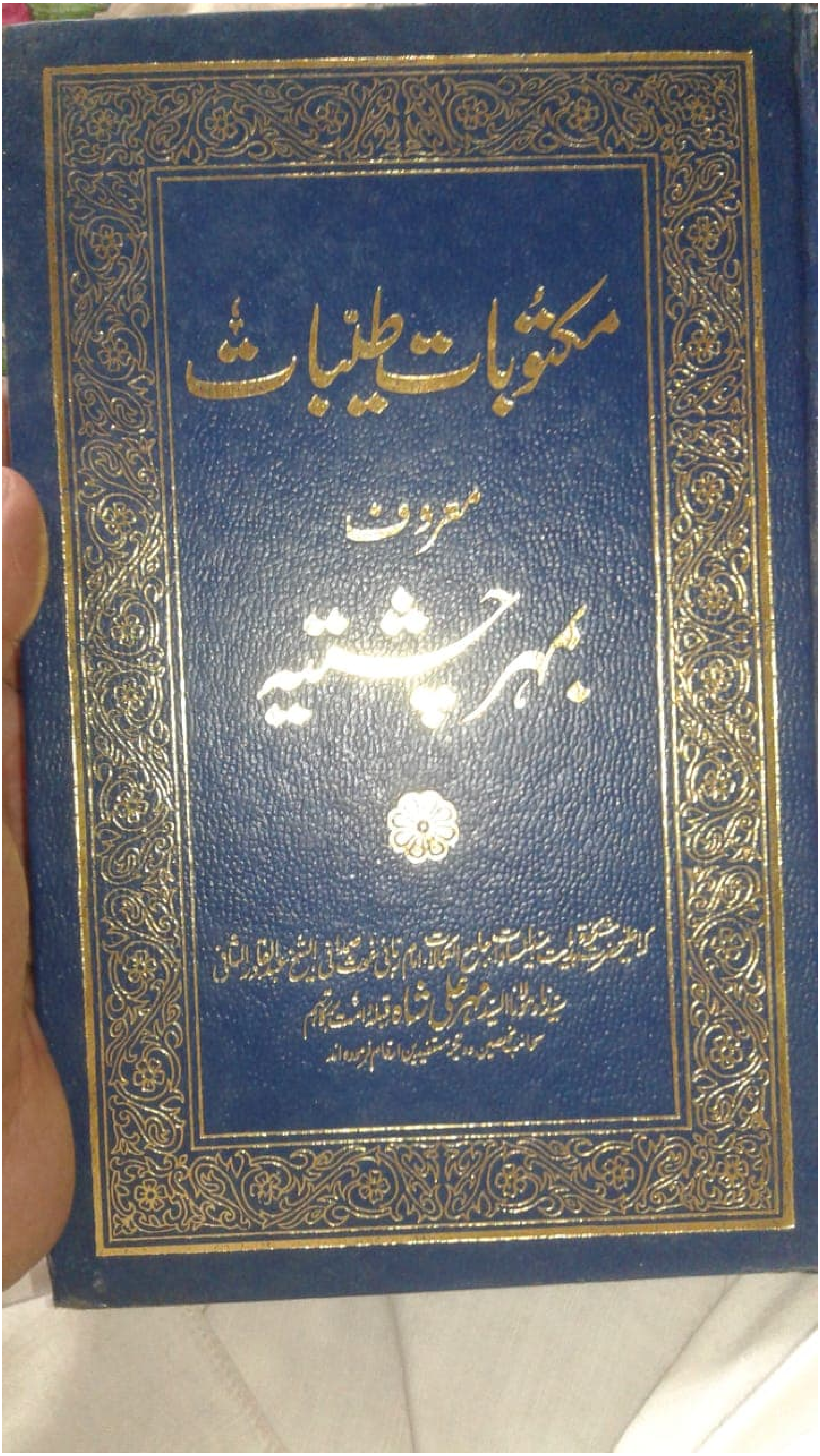
مکتوبات طیبات
معروف
مہر چشتیہ
مہر علی شاہ

5:29
New Doc 25 23/33

r More Books
etails/@zohaibhasanattari
abi.blogspot.com/

قرآن شریف کا ختم کریں اور شیرینی یا کھانا پر فاتحہ کر کے حاضرین پر تقسیم کریں تو اس میں کچھ مضائقہ نہیں۔ اس سے زندوں اور مردوں کو فائدہ پہنچتا ہے۔ (ان تمام دلیلوں سے روشن طور پر عرس کا کرنا جائز ثابت ہو گیا۔)

علم غیب کا بیان

علم غیب کی دو قسم ہے۔ ذاتی و عطائی۔ ذاتی کا مطلب یہ ہے کہ بغیر کسی کے بتائے ہوئے غائب چیزوں کا علم ہو جائے' اور عطائی کا مطلب یہ ہے کہ غائب چیزوں کا علم اللہ تعالیٰ کے بتلانے سے ہو۔ علم غیب ذاتی خاص اللہ تعالیٰ کیلئے ہے اور علم غیب عطائی انبیاء علیہم السلام و اولیاء کرام کو تھا۔ قرآن شریف میں جہاں کہیں غیب کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص کیا گیا ہے' یا نبی کریم ﷺ نے اپنی غیب دانی کی نفی کی ہے' اس سے غیب ذاتی مراد ہے' اسی طرح حدیث شریف میں نبی کریم ﷺ نے جس جگہ اپنی غیب دانی سے انکار کیا ہے۔ اس سے بھی مراد علم غیب ذاتی ہے نہ کہ علم عطائی۔ اس تقسیم کے بعد یہ مسئلہ روشن ہو گیا۔ یہاں پر یہ بھی جان لینا چاہیے کہ علم غیب عطائی نبی کریم ﷺ کے ساتھ مخصوص نہیں ہے' اللہ تعالیٰ اپنے خاص بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے اور جس قدر چاہتا ہے عطا فرماتا ہے۔ منکرین علم غیب کے پاس ان حدیثوں کا کچھ جواب نہیں' جن میں نبی کریم ﷺ نے عذابِ قبر' جنت کی نعمت' دوزخ کی آگ' سوالِ منکر نکیر' قبر کی تنگی کی خبر دی ہے یا جن میں آپ نے وقت آنے سے پہلے ملکوں کے فتح ہونے کی خبر دی ہے' اور آخر زمانہ کی بہت سی خبریں پہلے آپ نے دیں اور بعد میں اسی طرح وجود میں آئیں۔ ابوجہل نے پوچھا کہ میری مٹھی میں کیا ہے؟ آپ نے بتلا دیا کہ کنکری ہے۔ بادشاہ فارس کے قتل کی خبر اسی دن آپ نے دی' جس روز وہ مارا گیا۔ نجاشی بادشاہ کی موت کی خبر آپ نے دی اور نماز جنازہ پڑھی۔ یہ بھی خبر دی کہ خیبر کا قلعہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے فتح ہوگا۔ بکری کے گوشت میں زہر ہونے کی خبر آپ نے دی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ خارجی کو قتل کر دیں گے۔ یہ بھی خبر دی وغیرہ وغیرہ اور آپ نے بدر کی لڑائی میں جس کافر کے قتل کی جگہ بتلائی تھی وہ وہیں قتل کیا گیا۔ مخالفین کے پاس

r More Books
etails/@zohaibhasanattari
abi.blogspot.com/

10:31

New Doc 25 1/33

میلاد شریف، کھڑے ہوکر سلام پڑھنا، نیاز و فاتح، قبروں کی زیارت، قبروں کو بوسہ دینا
پختہ قبر اور گنبد بنانا، قبروں پر چادر چڑھانا، استمداد کا بیان، قبروں پر پھول ڈالنا، مُردوں کا سننا
مُردوں کو تلقین کرنا، عرس کا بیان، علم غیب، غائب کو پکارنا، امکان کذب، شفاعت، مزارات پر روشنی کرنا
ذبح لغیر اللہ، کفن پر کلمہ وغیرہ لکھنا، قبر میں شجرہ رکھنا، کلمہ طیبہ کا ثواب مردوں کو بخشنا
جیسے عقائد و مسائل پر مشتمل بہترین کتاب

عقائد اہلسنّت

مصنف

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد عبد المتین سہروردی بہاری مدظلہ
صدر مدرس مدرسہ عزیزیہ بہار شریف

صراطِ مستقیم پبلیکیشنز
جامع مسجد ... پیپلز ... گوجرانوالہ
0333-8173630

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
https://ataunnabi.blogspot.com/

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب: عقائد اہلسنت (قرآن وحدیث کی روشنی میں)

تالیف: حضرت علامہ مولانا مفتی محمد عبد المتین سہروردی بہاری مدظلہ

فہرست

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
1	میلاد شریف کا بیان	5
2	کھڑے ہوکر سلام پڑھنا	9
3	نیاز و فاتح کا بیان	[illegible]

PAGE

1 33

Scroll mode

مثال دیکھ کر قطعی نہ کھل جائے۔

اب قرآن پاک سے بھی ثابت ہو رہا ہے کہ محالات کے لئے لَوْ اور اِنْ استعمال ہوتے ہیں۔ جب کہ فاضل بریلوی نے تو کلمہ لو کو صرف محالات کے لئے استعمال کیا ہے تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ خدا کا بیٹا ہونا اور سرکار دو عالم ﷺ کا اس کی پرستش کرنا ممکنات میں سے ہے؟

جیسا کہ آپ نے نتیجہ نکالا ہے تو آپ کے نتیجہ سے یہ بھی نتیجہ حاضر ہے اسے قبول فرمائیں۔

باقی مولانا کاندھلوی شیخ التفسیر h کا فرمان بھی سر آنکھوں پر، انہوں نے اکثری استعمال کی بات ہے۔

تو آپ نے اگر دونوں حضرات کی عبارات کا منشا کو سمجھا ہوتا تو کبھی یوں غفلت میں نہ پڑتے۔

تبسم صاحب کی زد میں سیال شریف:

تبسم صاحب لکھتے ہیں۔ ان مقدس ہستیوں کا علم غیب ذاتی کو جاننا ایسا ہی ہے جیسے اللہ تعالیٰ کا علم غیب ذاتی کو جاننا حقیقت ہے۔

پھر آگے لکھتے ہیں انصاف یہ ہے کہ قائل کا یہ کلام التزام کفر کی دوسری قسم ہونے کا سوا اور کچھ نہیں ہے۔ (ختم نبوت اور تحذیر الناس ص 229,230)

یعنی یہ کہنا کہ بزرگوں کو ذاتی علم غیب ہوتا ہے یہ التزام کفر ہے۔

جب کہ سیال شریف کے بہت بڑے آدمی خواجہ قمر الدین سیالوی صاحب کہتے ہیں۔

جو لوگ اللہ تعالیٰ کی صفات سے موصوف ہو جاتے ہیں ان کی ہر صفت یا ہر فعل بارگاہ رب العزت کی طرف سے سمجھا جاتا ہے اور ان کا علم ذاتی ہو جاتا ہے۔

(فوز المقال ج6 ص463)

[illegible] ہوا ہے [illegible] کہ [illegible] ام المؤمنین [illegible] جس میں [illegible] کے
[illegible] سے استدلال [illegible] اس کو [illegible]
[illegible] وَمَا اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِی الْقُبُوْرِ موتی کو بھی
[illegible] سے حق ہے [illegible] اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى [illegible] کے نفی سے انکار [illegible] معنی کی
بلکہ لا تسمع الموتی [illegible] سماع موتی کو ثابت کرتا ہے [illegible] تھیں کہ
ام المؤمنین [illegible] سماع [illegible] دفن ہونے میں [illegible]
ہے (کہ فرمایا) ام المؤمنین کا [illegible] میرے حجرے میں دفن ہوئے [illegible] تو میں بے حجاب
اب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے شوہر ہی تو ہیں [illegible] انما هو زوجی [illegible] بغیر احتیاط کے چلی
جاتی [illegible] جب [illegible] حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ دفن ہوئے جب بھی میں بغیر احتیاط کے چلی
جاتی اور کہتی انما هو زوجی وابی میرے شوہر ہیں میرے باپ ہی تو ہیں پھر جب
حضرت عمر دفن ہوئے (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) تو میں نہایت احتیاط کے ساتھ جاتی تھی
ہوئی حاضر ہوتی اس طرح کہ کوئی عضو کھلا نہ رہے حَیَاءً مِّنْ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی
عنہ عمر کی شرم سے تو اگر ارواح کا سماع بھی نہ مانتیں تو پھر حَیَاءً مِّنْ عُمَرَ کے کیا معنی (۲)
(۳) تین باتوں میں ام المؤمنین کا خلاف مشہور ہے اور ان تینوں میں غلطی ہے ایک تو
سماع موتی کہ وہ سماع موتی کا جسموں کے واسطے انکار فرماتی ہیں اور اس کو غلطی سے
ارواح کے سماع حقیقی پر محمول کیا جاتا ہے۔ دوسرے معراج جسمی کے بارے میں انکار
مشہور ہے کہ ام المؤمنین فرماتی ہیں مَا فَقَدْتُ جَسَدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جسم اقدس میرے پاس سے کہیں نہ گیا حالانکہ آپ معراج جسمانی کے
بارے میں فرمارہی ہیں جو مدینہ منورہ میں ہوئی اور وہ معراج تو مکہ معظمہ میں ہوئی اس
وقت ام المؤمنین خدمت اقدس میں حاضر بھی نہ ہوئی تھیں، بلکہ نکاح سے بھی مشرف نہ
ہوئی تھیں، اسے اس پر محمول کرنا سراسر غلطی۔ تیسرے علم ما فی الغد کے بارے میں ام
المؤمنین کا قول ہے کہ جو یہ کہے کہ حضور کو علم ما فی الغد تھا وہ جھوٹا ہے اس سے
الا ولا کا محض جہالت ہے علم [illegible] مطلق لیا جائے خصوصاً جبکہ غیب کی طرف خطاب [illegible]

اس سے مراد علم ذاتی ہوتا ہے اس کی تصریح حاشیہ کشاف پر میر سید شریف رحمۃ اللہ علیہ نے کردی ہے اور یہ یقیناً حق ہے کوئی شخص کسی مخلوق کے لیے ایک ذرہ کا بھی علم ذاتی مانے یقیناً کافر ہے۔

عرض:۔ ولقد رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى میں عِنْد کس سے ظرف ہے؟

ارشاد:۔ رَاٰهُ کی ضمیر فاعل سے، اور جن لوگوں نے اس سے مراد رویت جبریل لی ہے وہ رَاٰهُ کی ضمیر مفعول سے مانتے ہیں (پھر فرمایا) بعض اس پوری سورت کو جبریل علیہ الصلاۃ والسلام کے متعلق مانتے ہیں، اور اصح وارجح اور نظم قرآنی سے اوفق وہی ہے جو جمہور صحابہ کرام وتابعین عظام وائمہ اعلام کا مذہب ہے کہ یہ تمام ضمیریں رب العزت جل جلالہ کی طرف راجع، ارشاد ہوتا ہے فَاَوْحٰى اِلٰى عَبْدِهٖ مَا اَوْحٰى ظاہر آیت چاہتی ہے اس بات کو کہ یہ ضمیریں اللہ کی طرف راجع ہوں ورنہ اختلاط ہو جائے گا کہ اوحی کی ضمیریں دونوں جگہ جبریل کی طرف راجع ہوں گی اور عبدہ کی ضمیر بیچ میں اللہ کی طرف، پھر آگے معبودان باطل کا مقابلہ فرمایا جاتا ہے اَفَرَءَيْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰى وَمَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰى اِلٰى قولہ تعالیٰ اِنْ هِيَ اِلَّا اَسْمَآءٌ سَمَّيْتُمُوْهَا اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ. کیا تم نے دیکھا ہے لات وعزیٰ ومنات کو وہ تو نہیں ہیں مگر کچھ نام کہ تم نے اور تمہارے باپ دادا نے گڑھ لیے اللہ نے اس پر کوئی دلیل نہ اتاری وہم کی پیروی کرتے ہو، تو فرمایا جاتا ہے، تم اپنے معبودوں کو بغیر دیکھے پوجتے اور یہ اپنے رب کو دیکھ کر اس کی عبادت کرتے ہیں (پھر فرمایا) حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اس میں کیا کمال کہ جبریل کو دیکھ لیں جبریل کا کمال ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوں۔ امام احمد ابن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان عبارۃ کو جبریل کی طرف پھیرا کرتے۔ ایک مرتبہ خلوت میں لیٹے ہوئے تھے ایک صاحب نے پوچھا ھل رأی مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبَّهٗ کیا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

تفسیر الموروج جلیل میں اسی آیت کے ماتحت ہے۔

مَعْنَاهُ لَا يَعْلَمُ الْغَيْبَ بِلَا دَلِيْلٍ اِلَّا اللّٰهُ اَوْ بِلَا تَعْلِيْمٍ اَوْ جَمِيْعَ الْغَيْبِ ۔

اس آیت کے معنے یہ ہیں کہ بغیر دلیل یا بغیر بتائے یا سارے غیب خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

تفسیر مدارک یہ ہی آیت وَالْغَيْبُ مَا لَمْ [illegible]

غیب وہ ہے جس پر کوئی دلیل نہ ہو اور کسی مخلوق کو اس پر مطلع نہ کیا گیا [illegible]

مدارک کی اس توجیہ سے معلوم ہوا کہ ان کی اصطلاح میں جو علم عطائی ہو وہ غیب ہی نہیں کہا جاتا غیب صرف ذاتی کو کہتے ہیں۔ اب کوئی اشکال ہی نہیں رہا۔ جن آیات میں غیب کی نفی ہے وہ علم ذاتی کی ہے۔ اس آیت کے کچھ آگے ہے۔ مَا مِنْ غَائِبَةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ اِلَّا فِي كِتَابٍ مُّبِيْنٍ جس سے معلوم ہوا کہ ہر غیب لوح محفوظ یا قرآن میں محفوظ ہے۔

فتاویٰ امام نووی مَا مَعْنٰى قَوْلِ اللّٰهِ لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَاَشْبَاهِ ذٰلِكَ مَعَ اَنَّهٗ قَدْ عَلِمَ مَا فِيْ غَدٍ وَالْجَوَابُ مَعْنَاهُ لَا يَعْلَمُ ذٰلِكَ اِسْتِقْلَالًا وَاَمَّا الْمُعْجِزَاتُ وَالْكَرَامَاتُ فَحَصَلَتْ بِاِعْلَامِ اللّٰهِ لَا اِسْتِقْلَالًا ۔

آیت لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وغیرہ کے کیا معنیٰ ہیں۔ حالانکہ حضور علیہ السلام آئندہ کی باتیں جانتے ہیں جواب اس کے معنے یہ ہیں کہ غیب کو مستقل طور پر ذاتی کوئی نہیں جانتا لیکن معجزات اور کرامات پس یہ رب کے بتانے سے حاصل ہوئے نہ کہ بالاستقلال

امام ابن حجر کی فتاویٰ حدیثیہ میں فرماتے ہیں۔

مَا ذَكَرْنَاهُ فِي الْاٰيَةِ صَرَّحَ بِهِ النَّوَوِيُّ فِيْ فَتَاوَاهُ فَقَالَ لَا يَعْلَمُ ذٰلِكَ اِسْتِقْلَالًا وَعِلْمَ اِحَاطَةٍ بِكُلِّ الْمَعْلُوْمَاتِ ۔

ہم نے اس آیت کے بارے میں جو کچھ کہا اسکی امام نووی نے اپنے فتاویٰ میں تصریح کی ہے انہوں نے کہا کہ غیب مستقل طور پر سارے معلومات الٰہیہ کو کوئی نہیں جانتا

شرح شفا خفاجی میں ہے هٰذَا لَا يُنَافِيْ الْاٰيٰتِ الدَّالَّةَ عَلٰى اَنَّهٗ لَا يَعْلَمُ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ فَاِنَّ الْمَنْفِيَّ عِلْمُهٗ مِنْ غَيْرِ وَاسِطَةٍ اَمَّا اطِّلَاعُهٗ عَلَيْهِ بِاِعْلَامِ اللّٰهِ فَاَمْرٌ مُّتَحَقِّقٌ ۔

یہ کلام ان آیات کے خلاف نہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ غیب خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا کیونکہ نفی بے واسطہ علم کی ہے لیکن اللہ کی تعلیم سے جاننا یہ ثابت ہے۔

اگر اس آیت کے یہ مطلب نہ مانے جاویں تو مخالفین کے بھی خلاف ہے کیونکہ وہ بھی بعض غیبوں کا علم

از غیوب خاصه خود می فرماید۔ (تفسیر خازن یہی آیت) إِلَّا مَنْ يَصْطَفِيْهِ لِرِسَالَتِهِ وَنُبُوَّتِهِ فَيُظْهِرُهُ عَلٰى مَنْ يَشَاءُ مِنَ الْغَيْبِ حَتّٰى يَسْتَدِلَّ عَلٰى نُبُوَّتِهِ بِمَا يُخْبِرُ بِهِ مِنَ الْمُغَيَّبَاتِ فَيَكُوْنُ ذٰلِكَ مُعْجِزَةً لَهُ

(روح البیان یہی آیت) قَالَ ابْنُ الشَّيْخِ اَللّٰهُ تَعَالٰى لَا يُطْلِعُ عَلَى الْغَيْبِ الَّذِيْ يَخْتَصُّ بِهٖ تَعَالٰى عِلْمُهٗ إِلَّا لِمُرْتَضَى الَّذِيْ يَكُوْنُ رَسُوْلًا وَمَا لَا يَخْتَصُّ بِهٖ يُطْلِعُ عَلَيْهِ غَيْرَ الرَّسُوْلِ.

ابن شیخ نے فرمایا کہ رب تعالیٰ اس غیب پر جو اس سے خاص ہے کسی کو مطلع نہیں فرماتا سوائے برگزیدہ رسول کے اور جو غیب کہ رب سے خاص نہیں اس پر غیر رسول کو بھی مطلع فرما دیتا ہے۔

اس آیت اور ان تفاسیر سے معلوم ہوا کہ خدائے قدوس کا خاص علم غیب حتیٰ کہ قیامت کا علم بھی حضور علیہ السلام کو عطا فرمایا گیا اب کیا شے ہے جو علم مصطفیٰ علیہ السلام سے باقی رہ گئی۔

(۱۶) فَاَوْحٰى إِلٰى عَبْدِهٖ مَا اَوْحٰى. (النجم:۱۰) اب وحی فرمائی اپنے بندے کو جو وحی فرمائی۔

مدارج النبوۃ جلد اول وصل رویۃ الٰہی میں ہے:

فَاَوْحٰى الآیۃ بتمام علوم ومعارف وحقائق وبشارات واشارات، اخبار وآثار وکرامات و کمالات در احیطه این ابهام داخل است وهمه را شامل وکثرت وعظمت اوست که مبهم آورد وبیان نه کرد اشارات بآنکه جز علم علام الغیوب ورسول محبوب به آں محیط نتواند شد مگر آں چه آں حضرت بیان کرده.

معراج میں رب نے حضور علیہ السلام پر جو سارے علوم اور معرفت اور بشارتیں اور اشارے اور خبریں اور کرامتیں وکمالات وحی فرمائے وہ اس ابہام میں داخل ہیں اور سب کو شامل ہیں ان کی زیادتی اور عظمت ہی کی وجہ سے ان چیزوں کو بطور ابہام ذکر کیا بیان نہ فرمایا۔ اس میں اس طرف اشارہ ہے کہ ان علوم غیبیہ کو سوائے رب تعالیٰ، اور محبوب علیہ السلام کے کوئی نہیں احاطہ کر سکتا۔ ہاں جس قدر حضور نے بیان فرمایا وہ معلوم ہے۔

اس آیت اور عبارت سے معلوم ہوا کہ معراج میں حضور علیہ السلام کو وہ علوم عطا ہوئے۔ جن کو نہ کوئی بیان کر سکتا ہے اور نہ کسی کے خیال میں آ سکتے ہیں ماکان وما یکون تو صرف بیان کے لیے ہے۔ ورنہ اس سے بھی کہیں زیادہ کی عطا ہوئی۔

(۱۷) وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ۝ (التکویر:۲۴) اور یہ نبی غیب بتانے میں بخیل نہیں۔

یہ جب ہی ہو سکتا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو علم غیب ہو۔ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام لوگوں کو اس سے مطلع فرما دیتے ہوں۔

(معالم التنزیل یہی آیت) عَلَى الْغَيْبِ وَخَبَرِ السَّمَاءِ وَمَا اُطْلِعَ عَلَيْهِ مِنَ الْاَخْبَارِ وَالْقَصَصِ بِضَنِيْنٍ اَيْ بِبَخِيْلٍ يَقُوْلُ إِنَّهٗ يَأْتِيْهِ عِلْمُ الْغَيْبِ فَلَا

حضور علیہ السلام غیب پر اور آسمانی خبروں پر اور ان خبروں وقصوں پر بخیل نہیں ہیں۔ مراد یہ ہے کہ حضور علیہ السلام کے پاس علم غیب آتا ہے پس وہ اس میں تم پر بخل نہیں کرتے بلکہ تم کو سکھاتے ہیں

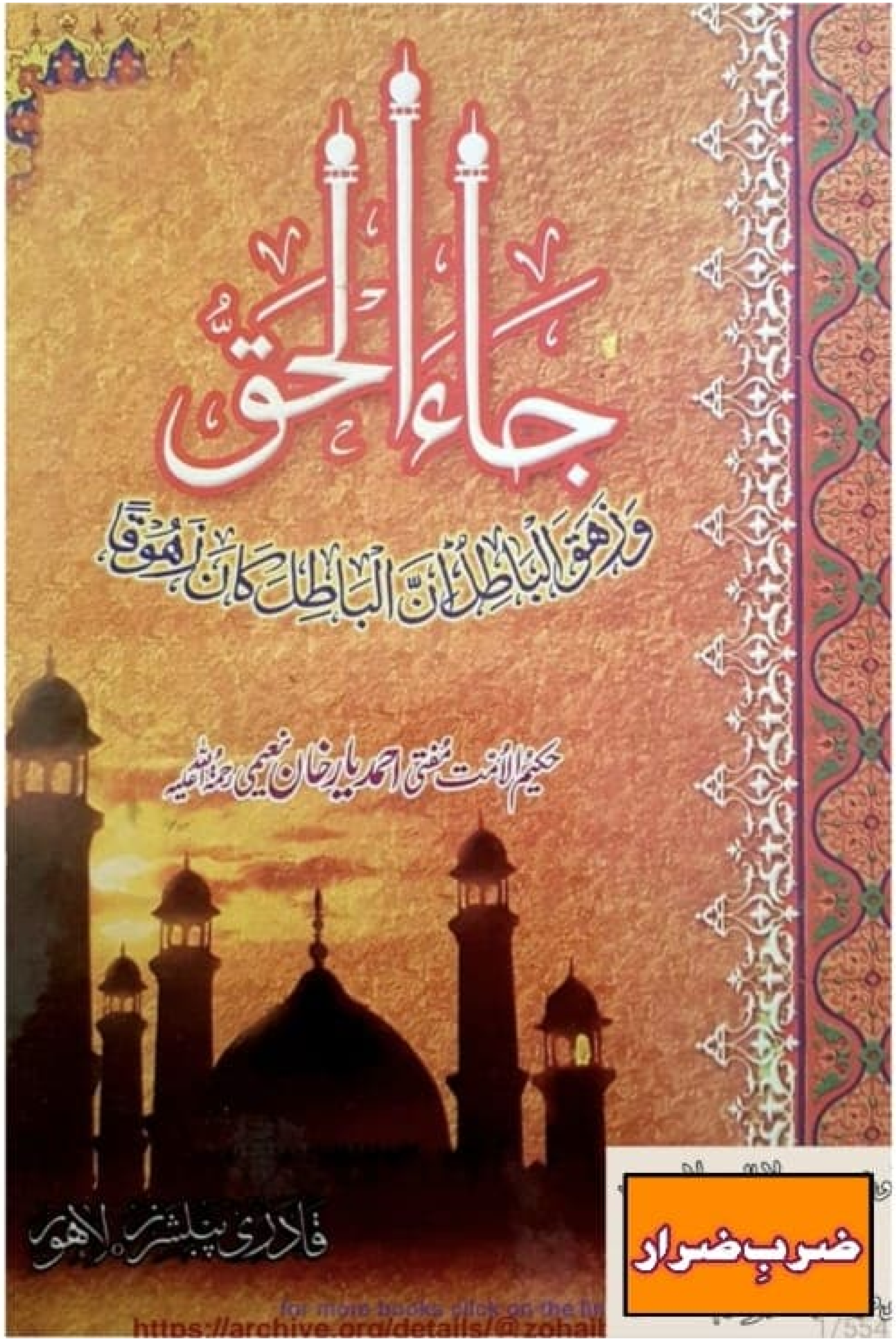

جب کسی شوہر اور بیوی میں جھگڑا ہو جاوے تو ایک پنچ تو عورت کی طرف سے اور ایک مرد کی طرف سے بھیجو۔

اب ان آیتوں کا یہ ہی مطلب ہے کہ حقیقی عزت اور حقیقی حکومت تو صرف اللہ ہی کی ہے۔ مگر خدا کے دینے سے مسلمانوں کو عزت بھی ملی اور حکومت بھی۔ اسی طرح علم غیب حضور کو کتنا علم غیب دیا یہ تو دینے والا رب اور لینے والے محبوب ہی جانتے ہیں۔ لوح محفوظ میں سارے مَا کَانَ وَ مَا یَکُوْنُ کا علم ہے مگر لوح محفوظ میرے آقا کے علم کے دریا کا ایک قطرہ ہے۔ قصیدہ بردہ میں ہے۔

وَمِنْ عُلُوْمِكَ عِلْمُ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ

ہاں جس قدر روایات سے پتہ لگتا ہے وہ یہ ہے کہ از ازل تا روز قیامت ذرہ ذرہ اور قطرہ قطرہ کا علم حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیا گیا۔ از عرش تا فرش آپ کو دکھائے گئے۔ اگر کوئی پرندہ بھی پر مارتا ہے تو حضور کو اس کا بھی علم دے دیا گیا۔ اس کی پوری تحقیق ہماری کتاب جاء الحق و زہق الباطل میں دیکھو یہ تحقیق اور جگہ مشکل سے ملے گی۔

دوسری بات اس آیت سے یہ معلوم ہوئی کہ خدا کا علم غیب حضور علیہ السلام کے قبضہ میں دے دیا گیا ہے کہ اگر کسی پر توجہ فرما دیں تو اس کو بھی عرش سے فرش تک روشن ہو جاوے۔ حضور غوث پاک فرماتے ہیں۔

نَظَرْتُ اِلٰی بِلَادِ اللّٰهِ جَمْعًا　كَخَرْدَلَةٍ عَلٰی حُكْمِ اتِّصَالٖ

میں نے اللہ کے سارے شہروں کو ایسا دیکھا جیسے چند رائی کے دانے ملے ہوئے ہیں غرضکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہر صفت عظیم ہے۔

آیت ۸۸۔ يٰۤاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا (پارہ ۲۹ سورۂ مزمل رکوع ۱) اے کپڑوں میں لپٹنے والے رات میں قیام فرماؤ سوائے کچھ رات کے۔

یہ آیت کریمہ بھی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت شریف ہے کہ اس میں محبوب علیہ السلام کو اور ان کے طفیل میں ساری امت کو تہجد کی نماز اور قرآن کریم کی ترتیل کے ساتھ تلاوت کرنے کا حکم دیا جا رہا ہے مگر یہ خطاب بہت پر لطف ہے۔ فرمایا گیا ہے کہ اے کپڑوں میں لپٹنے والے محبوب علیہ السلام جس سے معلوم ہوا کہ محبوب علیہ السلام کی ہر ادا پیاری ہے۔

اس آیت کریمہ کی شان نزول میں مفسرین کے چند قول ہیں۔ ایک تو زمانہ وحی کے ابتداء میں حضور علیہ السلام کلام الٰہی کی ہیبت سے اپنے کپڑوں میں لپٹ جاتے تھے۔ اس حالت میں آپ کو یہ ندا دی
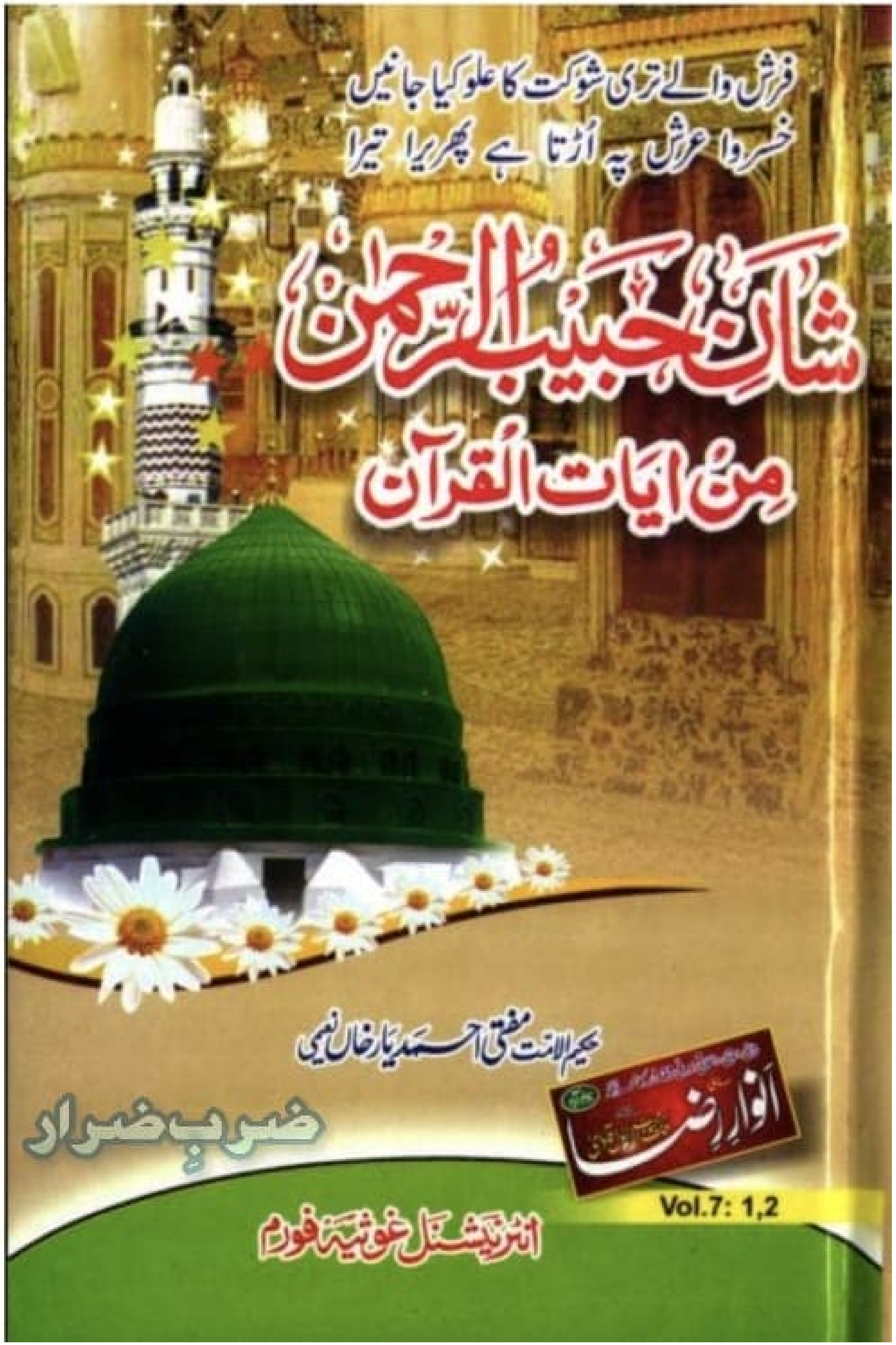
marfat.com